وہ طلب گار تھا

عنیقہ محمد بیگ

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

www.Paksociety.com

وہ طلب گار تھا

عتیقہ محمد بیگ

وہ پھوٹ، پھوٹ کر رو پڑی...... اپنے اس عمل پر وہ پریشان بھی تھی۔ ہر تکلیف سہنے کے بعد پھر اچانک کیسے اس کا دل بے چین سا ہو گیا...... کاش محبت کا ٹھکانا دل کے بجائے آنکھوں پر ہوتا...... جب دل کرتا جی بھر کر رو، رو کر محبت کو دھکے دے کر نکال دیا جاتا...... اور پھر زندگی کا سفر پُرسکون سا ہو جاتا...... مگر زندگی میں سکون ہی سکون ہو...... تو شاید وہ زندگی، زندگی نہیں ہوتی۔

اس نے بھی تو ایک پُرسکون زندگی کا خواب دیکھا...... ''وہ'' اور صرف وہ ہو...... مگر شاید وہ اس کی قسمت میں تو تھا...... مگر صرف اس کا...... صرف اس کا نہ بن سکا۔ وہ کتنی چاہت سے اس دن تیار ہو کر بیٹھی تھی...... جب اچانک اس خبر نے اس کے پاؤں تلے سے زمین کھینچ لی۔

''مریم...... مریم...... میرا امریکا جانے کا بندوبست ہو گیا......'' وہ خوشی سے کمرے میں داخل ہو کر اس کے سامنے آکھڑا ہوا۔

اس کے ہاتھ پاؤں یخ ٹھنڈے ہو گئے...... ابھی شادی کو دوسرا مہینہ تھا اور ابھی سے جدائی...... وہ ڈر سی گئی۔

''مریم آج میں بہت خوش ہوں...... اب میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دے سکوں گا...... مہنگے، مہنگے کپڑے...... قیمتی جیولری...... میک اپ...... گھر جو تم لینا چاہو گی بس حکم کرنا...... سب کچھ تمہارے سامنے آجائے گا۔'' قاسم پُرجوش ہو کر اس کے بازوؤں کو تھام کر گول، گول گھومنے لگا۔ اس کی آنکھیں نم سی ہو گئیں۔

''سب کچھ سامنے آجائے گا مگر آپ...... آپ تو نظروں سے دور ہو جائیں گے......'' اس نے قاسم کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام لیا۔

''اوہو...... مریم...... تم پریشان کیوں ہو رہی ہو...... میں تمہیں بھی بہت جلد وہاں بلالوں گا...... ہم امریکا میں ایک بہترین گھر لیں گے۔'' قاسم نے پیار سے اسے تسلی دی...... اور اس کے ٹھنڈے برف ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر مسلنے لگا...... جو جانتا تھا کہ مریم اس سے جدا ہونے کے تصور سے ڈر رہی ہے۔

''قاسم مجھے کچھ نہیں چاہیے...... بس آپ مجھے چھوڑ کر مت جائیں۔'' آخر کار اس نے روتے، روتے وہ بات کر ڈالی...... جس کا اسے ڈر تھا۔

''مریم...... تم پریشان کیوں ہو رہی ہو...... میری جان...... میں تمہارے لیے بلکہ ہم دونوں کی زندگی کی تمام خواہشات پوری ہوں...... صرف اس لیے امریکا جانا چاہتا ہوں اور امریکا جانے کا خواب تو میں کب سے دیکھ رہا تھا تمہیں ڈرنے کے بجائے خوش ہونا چاہیے کہ میرا خواب پورا ہو گا۔'' قاسم نے اس کے گالوں کو چھوا...... جس پر موٹے موٹے آنسو آگرے تھے۔

وہ پھر چپ سی رہ گئی...... اور اسے چپ ہی رہنا پڑا۔ دونوں فیملیز اس کے امریکا جانے پر بہت خوش ہوئیں۔ بس صرف اس کا تنہا دل ہی تھا...... جو چیخ، چیخ کر رو رہا تھا...... دل کا درد اتنا بڑھ گیا...... کہ آخر اس

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

نے اپنی ماں سے بات کر ڈالی..... مگر الٹا فرخندہ اس پر برس پڑیں۔

"مریم..... تم پاگل ہو، شکر کرو اللہ کا..... جس نے تمہیں بے شمار مصیبتوں سے بچا لیا۔ قاسم امریکا جائے گا تو ضرورت کی ہر چیز تمہیں آسانی سے مل جائے گی۔ اپنی دوسری بہنوں کا حال دیکھو..... پیسے، پیسے کو ترستی ہیں، مہینے کے شروع میں ہی ان کے چہرے بجھ جاتے ہیں کہ کس طرح گزارہ ہوگا اور تم اس فائدے پر آنسو بہا رہی ہو۔" ماں کی جلتی باتیں اسے مزید پگھلا سی گئیں..... اور وہ پھٹ پڑی۔

"آپ کے نزدیک تو صرف چیزیں ہی ہمیشہ اہم رہی ہیں..... اور رہیں گی بھی....." اس کے آنسو آ ٹپکے جب اس نے اپنی ماں کا ماضی یاد کیا۔

"ہاں، ہاں میرے لیے چیزیں ہی ہمیشہ اہم رہی ہیں۔ جب تمہاری جیٹھانی، دیورانی تم سے اچھا لباس، اچھا کھانا، اچھی چیزیں استعمال کریں گی تو اہمیت چیزوں کی خود بخود آ جائے گی۔" فرخندہ نے بھی لفظ چبا، چبا کر اپنے برے وقت کو یاد کر کے جواب دیا۔

جب سگی ماں اس کی بات پر متفق نہ تھی تو ساس کہاں سے ہوتی۔ فاطمہ حیات تو پھولے نہ سما رہی تھیں..... وہ تو اس محبت کی شادی پر پہلے ہی خوش نہ تھیں..... کیسے انہوں نے اپنے بیٹے کی خوشی کو قبول کیا تھا، یہ اللہ ہی جانتا ہے..... مریم کو یوں لگ رہا تھا انہیں پیسوں کی اصل ضرورت نہیں..... بلکہ وہ دونوں کے درمیان ہونے والی جدائی سے خوش ہیں..... آخر کار پھر جدائی کا موسم آ گیا..... اور پھر یہ جدائی کا موسم اس کا نصیب بن کر رہ گیا..... قاسم نہ اسے امریکا بلوا پایا..... اور نہ خود آ سکا..... اب وہی لوگ طرح، طرح کی باتیں اڑانے لگے..... کسی بھی خاندانی تقریب میں وہ سب کی نظروں میں رہتی..... کوئی کہتا۔

"قاسم نے وہاں شاید..... دوسری شادی کر لی ہے۔" تو کوئی اسے چالاک سمجھتا..... کہ "پیسوں کی خاطر میاں کو پردیس بھیج دیا" وہ کوئی اچھا لباس پہن

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لیتی تو کھسر پھسر چل پڑتی۔ ”نہ جانے کس کے لیے بجتی سنورتی ہے..... کہیں باہر گھومنے پھرنے اپنے بھائیوں کے ساتھ چلی جاتی تو بھابیوں کی سرگوشیاں شروع ہو جاتیں..... ”کتنی سخت دل لڑکی ہے، میاں بیچارہ پردیس کاٹ رہا ہے اور یہ سیر و تفریح اور شاپنگ کرنے میں مگن ہے۔“ ہر ایک کو اب اس کی ذات پر انگلیاں اٹھانے کی عادت ہو گئی تھی..... سسرال میں دیورانی، جیٹھانی اسے خاطر میں نہ لاتیں، اس کی وجہ کہ اس کا شوہر اس کے پاس نہیں ہے اور نہ اس کے بچے ہیں..... گھر بھر کا سارا کام اس کے سر پر سونپ دیا جاتا اور کسی کو بھی احساس نہ ہوتا کہ وہ اکیلی کام کر رہی ہے بلکہ اسے کاموں میں مشغول رکھنے کی بات اس لیے ہوتی..... کہ اس کا دل گھر سے اچاٹ نہ ہو جائے..... اپنی جان سے زیادہ کام کرنے کی عادت نے آخر کار اسے بیمار کر دیا..... کاموں سے جان تو چھوٹ گئی مگر جیٹھانی اور دیورانی کے منہ سوج گئے۔ وہ سسرال کی پریشانیوں سے دور میکے آ بیٹھی تو بھابیوں کے طعنے..... بھائیوں کے رویے بدل گئے۔ کافی وقت ان مسائل کا وہ خاموشی سے مقابلہ کرتی رہی..... مگر پھر پانی اس کے سر سے گزر گیا۔ اس کے اپنے دیور سے بے تکلفی کو الٹا رنگ دیا جانے لگا..... وہ اس بات پر اپنے شوہر کے فون آنے پر لڑ پڑی کہ اب وہ مزید تنہا نہیں رہ سکتی..... اس جھگڑے کی وجہ سے گھر میں الگ مسئلہ آ کھڑا ہوا..... جس پر سارا قصور مریم پر ڈال دیا گیا..... اور یوں سسرال والوں کے ساتھ اس کی ناراضی چل پڑی۔ آخر کار مجبور ہو کر وہ میکے آ بیٹھی۔ ماں نے مجبوراً اس کا ساتھ دیا..... باقی بھائیوں، بہنوں اور بھابیوں نے طرح، طرح کی باتیں شروع کیں..... اگر تھوڑا لحاظ بھائیوں نے رکھا تو اس کی وجہ اس کا پیسہ تھا..... مگر بدقسمتی سے اس کا خرچ بند ہو گیا..... قاسم کے گھر والوں نے نہ جانے ایسی کیا، کیا باتیں اس کے دماغ میں بھر دیں کہ قاسم نے فون کرنا چھوڑ دیا۔ خرچ بند ہوا..... تو ہر کسی اصلیت کھلنے لگی۔ وہ بے قصور ہو کر مجرم ثابت ہونے لگی..... کہ اس نے ہنستا بستا گھر اپنا تباہ کیا ہے گھر تو شوہر کے ساتھ ہوتا ہے..... جب شوہر ہی اس کے پاس نہیں..... تو گھر کیسا؟

مگر اس کے احساسات کو کوئی نہیں سمجھ پایا..... اور سب سے پہلا طعنہ اس کی اپنی سگی ماں نے دیا..... تو وہ کانپ کر رہ گئی۔ اس دن نہ جانے اس سے کیسے ہنڈیا میں نمک تیز رہ گیا..... تو فرخندہ پھٹ پڑیں۔

”اپنے میاں کی کمائی ہوتی تو تمہیں پیسوں کی قدر ہوتی..... سالن کا ستیاناس کر دیا.....“ فرخندہ نے غصیلی نظروں سے اسے گھورا۔ وہ بھی چپ نہ بیٹھی..... اور غصے سے چیخ اٹھی۔

”ہاں آپ ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہیں..... پیسوں کی قدر مجھے کیسے ہوگی..... میرے سارے پیسے تو آپ نے اکرم بھائی کے کاروبار میں جو لگوا دیے..... مجھے پیسوں کی قدر ہوتی تو اپنے سگے بھائی کی مدد کبھی نہ کرتی۔“ اس نے بھی غصے سے اپنا احسان یاد کروا دیا۔

”ہاں، ہاں میں تمہارا مطلب سمجھ گئی ہوں..... اکرم تمہارے پیسے جلد لوٹا دے گا.....“ فرخندہ بیٹے کے نام پر نظریں چرانے لگیں۔ اب وہ بیچاری بھی کیا کرتیں..... انہیں اپنی بہوؤں کا ڈر تھا کہ کہیں اس سالن کی بات پر جھگڑا نہ ہو جائے..... وہ بیٹی کو اس بات کا احساس دلانا چاہتی تھیں مگر ان کا رویہ درست نہیں تھا۔ بہوؤں نے بھی اس مسئلے پر فتنہ اٹھا دیا..... وہ فتنہ کیوں نہ اٹھاتیں فرخندہ بیگم بھی تو ان کی چھوٹی، چھوٹی غلطیوں پر گھر سر پر اٹھا لیتی تھیں۔ بہوؤں نے بہت شور مچایا..... تو انہیں بیٹی کا ساتھ دینا پڑا اور آخر کار بیٹوں نے یہ فیصلہ دیا..... کہ گھر میں دو ہنڈیاں بنائی جائیں۔ جس پر فرخندہ مزید پریشان سی ہو گئیں۔ دو ہنڈیا والی بات تو وہ کسی بھی طرح ہضم نہیں کر پائیں..... اور انہوں نے بیٹی کو ہی باورچی خانے میں جانے سے روک دیا۔

”اماں..... یہ میرا بھی گھر ہے۔“ اس کی آنکھوں میں نمی بھر آئی۔ جب اسے باورچی خانے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

میں جانے سے روک دیا گیا...... تو وہ اپنا حق جتلانے لگی۔
''شادی کے بعد لڑکی کا گھر اس کے شوہر کا گھر ہوتا ہے اور تمہارے نصیب میں وہ گھر نہیں لکھا...... اس لیے جیسا میں بول رہی ہوں بس وہی کرو...... وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔'' فرخندہ نے بیٹی کے دل کا لحاظ نہ کیا...... اور دوٹوک بات کر ڈالی۔

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے...... ماں جیسا انمول... رشتہ بھی اس کے لیے پرایا ہو جائے گا...... ایسا تو کبھی اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔ اس کے آنسوؤں سے وہ پگھل سی گئیں...... اور پھر روتے، روتے بولیں۔

''میں یہ سب کچھ تمہارے لیے ہی کر رہی ہوں...... دو ہنڈیا بن جائیں گی تو تمہاری بھابیوں کے سر سے میری ذمے داری اتر جائے گی...... اور جب ذمے داریاں ان کے سر سے اٹھالی جائیں گی...... تو وہ ہمیں کسی خاطر میں نہیں لائیں گی...... اور ایک دن ایسا آئے گا...... کہ وہ مجھے اور تمہیں اس گھر سے باہر نکال پھینکیں گی......'' فرخندہ نے اپنے دل کا ڈر آخر کار بیٹی کو سنا دیا...... جس پر اس کے آنسو تو تھم گئے...... مگر دل سہم کر رہ گیا...... کہ اس نے یہاں آکر زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر دی ہے۔

ایک مہینہ گزر گیا...... مگر قاسم کا فون نہ آیا...... تو وہ بہت پریشان سی ہوگئی...... اپنا دکھ...... اپنے آنسوؤں کو چھپا، چھپا کر وہ مرجھا سی گئی۔ آخر کار اس کی بچپن کی سہیلی ایمان نے اسے سمجھایا...... کہ اگر قاسم نے فون کرنا بند کر دیا ہے تو وہ قاسم کو خود فون کر لے...... ایمان کی باتوں کو سوچ کر آخر کار اس نے فون کر ڈالا...... مگر دوسری طرف فون پک نہ ہوا...... وہ مزید پریشان سی ہوگئی...... اور اس بات پر رونے لگی...... وہ رو رہی تھی۔ جب اچانک اس کے بھتیجے بھتیجیاں کھیلتے، کھیلتے اس کے کمرے میں آگئے...... بچوں نے اسے روتے دیکھ لیا...... تو اس کی حالت کا گھر والوں کو علم ہو گیا...... بھابیوں کی

فیل

وہ مجھ سے حساب کتاب چاہتی ہے
جس نے خود
میٹرک میں میتھ کی سپلی دی ہے......!
از: فردوس شاہی، لاڑکانہ

ساحل پہ گھر

الجھی ہوئی ذات کو پانے کی ضد نہ کرو
جو نہ ہو اپنا اسے اپنانے کی ضد نہ کرو
اس سمندر میں طوفان بہت آتے ہیں فراز
اس کے ساحل پہ گھر بنانے کی ضد نہ کرو
مرسلہ: سیدہ غزالہ عالم، لانڈھی، کراچی

سرگوشیاں چل پڑیں۔
''بہت شوق سے سسرال چھوڑ کر آئی تھی...... اب میاں کی قدر آرہی ہے۔ ہم بھی تو اپنی، اپنی سسرال میں بیٹھی ہوئی ہیں...... ہر طرح کی مصیبتیں آتی ہیں...... مگر کبھی میکے جاکر بیٹھنے کا نہیں سوچا......'' یہ وہ بھابی تھیں جس کی ہر پریشانی میں اس نے ان کا ساتھ دیا تھا۔

''ہمیشہ ہمیں جلانے کے لیے مہنگے سے مہنگے کپڑے پہنتی تھی...... اب کہاں سے کپڑے خرید سکے گی......'' دوسری نے بھی تیکھے لہجے میں اس کا مذاق اڑایا...... یہ وہ بھابی تھیں...... جنہیں اس نے کتنے کپڑوں کے تحائف سے نوازا تھا...... اس کی آنکھوں سے آنسو برسنے لگے...... وہ جو دھلے ہوئے کپڑے تار سے اتار کر سیڑھیاں اتر رہی تھی...... پر بھابیوں کی... سرگوشیاں سے وہاں بت بنی کھڑی رہ گئی۔

''اُف خدایا...... میرے سامنے تو وہ بار، بار اپنا پرس کھولتی تھی...... اور نیلے، نیلے لال، لال نوٹوں سے میری غربت کا مذاق اڑاتی تھی...... اب نہ رہا پرس...... اور نہ رہے وہ کرارے نوٹ......'' سب سے چھوٹی والی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

بھابی نے تیکھے لہجے سے اس کی گم گشتہ امیری کا پرچار کیا...... اس نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا...... کہ وہ اپنی دولت کو دکھائے...... اس کے نزدیک اس کی چھوٹی بھابی...... اس کی بہن جیسی تھی...... بھابیوں کی ان باتوں سے اسے اندازہ ہوا...... اس کی زندگی کو بیچ میں بہت بری نظر لگی ہے...... مگر وہ کر کیا سکتی تھی...... رونے کے سوا اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔

☆☆☆

پانچ سال کیسے گزر گئے...... کوئی نہیں جان پایا...... صرف وہ تنہا اس سفر کی تکلیف کو سمجھ پائی...... پانچ سالوں میں قاسم کی کوئی کال نہ آئی...... اور نہ ہی اس نے کبھی اس کا فون اٹھایا...... اس کی سسرال والوں سے اسے جب یہ خبر ملی...... کہ قاسم نے امریکا میں دوسری شادی کر لی ہے...... تو اس نے اپنا فون بند کر دیا...... اور پھر کبھی اس نے وہ فون آن نہیں کیا......

ان پانچ سالوں میں کتنی دفعہ اس کی ماں نے اس کی ساس فاطمہ سے طلاق کا مطالبہ کیا تھا...... مگر دوسری طرف سے کوئی جواب نہ مل سکا...... اور جب بھائیوں تک طلاق کی بات پہنچی...... تو وہ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے...... کہ خاندان میں بدنامی ہو جائے گی...... اور ان کی بچیوں پر بھی انگلیاں اٹھنے لگیں گی...... ان کے نزدیک اسے صرف قاسم کے آنے کا انتظار کرنا چاہیے...... انتظار ایسا...... جس کی کوئی مدت نہیں...... بس اسے اس ظالم شخص کا انتظار کرنا ہو گا۔ جس نے کبھی اس کو ٹوٹ کر چاہا تھا...... چھٹے سال اس کی دعا اللہ نے سن لی...... جب اس کی ماں نے اسے خبر دی...... کہ قاسم پاکستان لوٹ کر آ گیا ہے...... اور اس کی ساس کا فون آیا ہے...... کہ وہ لوگ اسے لینے کے لیے آ رہے ہیں۔

''چھ سال کے بعد...... وہ کیسے لینے آ سکتے ہیں...... کس حق سے......'' اس کا دل چیخ، چیخ کر اس سے پوچھنے لگا...... مگر اس کے دل نے یہ جرأت نہ کی...... کہ وہ اپنی ماں سے پوچھے...... کہ گزشتہ چھ سال جس اذیت میں وہ رہی ہے...... اس کا حساب اسے کون دے گا...... کسی نے اس سے پوچھا تک نہیں...... کہ کیا وہ جانا بھی چاہتی ہے یا نہیں......؟ اس کی ماں کی تیاریوں سے اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ اسے جلد رخصت کر دینا چاہتی ہیں۔ اگر کوئی خوش نہیں تھا تو وہ اس کی بھابیاں تھیں...... جنہوں نے ایسا کبھی سوچا ہی نہیں تھا...... کہ قاسم اسے لینے بھی آ سکتا ہے...... اور آخر کار وہ وقت آ گیا...... جب وہ ظالم شخص اس کے سامنے تھا...... اس کے کمرے میں......

''مریم میں آخر کار سب کچھ چھوڑ کر آ گیا ہوں...... جیسا تم چاہتی تھیں۔'' اس کے لہجے میں شرمندگی تھی...... جیسے زندگی کی تمام عیاشی کر لینے کے بعد وہ لوٹا تھا۔

''آپ میرے لیے امریکا چھوڑ کر نہیں آئے......'' اس نے غصے سے کہا۔ وہ یک دم آ کر اس پر کیسے اپنا حق جتلا سکتا تھا۔ جس نے کبھی اس کا فون پک کرنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔

''میں تمہاری ناراضی سمجھتا ہوں...... مگر اب میں آ گیا ہوں ناں تو سب کچھ ٹھیک کر دوں گا......'' قاسم نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لینا چاہا۔

''نہیں، نہیں...... آپ پلیز مجھ سے دور رہیں۔'' وہ ایک دم پیچھے کو ہٹی...... اب اس کی آنکھوں میں نمی بھر آئی۔

''تم میری بیوی ہو...... اور میرا تم پر پورا حق ہے......'' اب کہ اس نے خفگی ظاہر کی...... اس کے یوں پیچھے ہٹ جانے پر قاسم نے اپنی بے عزتی محسوس کی۔

''ہاں، میں آپ کی بیوی ہوں...... مگر صرف نام کی۔'' اس کی آنکھوں سے آنسو آ ٹپکے۔

''نام کی...... ہاں...... نام کی تو ہو......'' اس نے بھی دُہرایا۔

''اماں سچ ہی کہتی تھیں۔ تمہارے تیور بدل گئے...... میرے جانے کے بعد یہاں تک کہ تم نے میرے چھوٹے بھائی......'' اس نے جملہ ادھورا چھوڑ [illegible] بات کی وجہ سے اس نے سسرال سے ناتا

READING
Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رزیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

www.Paksociety.com

توڑ دیا تھا۔

''خبردار...... جو آپ نے بھی مجھ پر اتنا گھٹیا الزام لگانے کی کوشش کی...... اور اگر آپ کو یہ بات سچ لگتی ہے تو کیوں مجھے آزاد نہیں کیا...... اور آخر وہ بات آپ کی زبان پر آٹھہری...... آپ ابھی اسی وقت مجھے طلاق دے دیں۔'' اس کے چھ سال کا صبر ٹوٹ کر کرچی کرچی ہوگیا۔ اور وہ غصے سے اسے گھورنے لگی۔

''سنو مریم......'' وہ اس کے رونے پر پریشان سا ہوا...... اور اس کی طرف بڑھا۔

''آپ مجھے آزاد کردیں...... بس آزاد کردیں۔'' وہ چیخی۔

''اچھا ٹھیک ہے...... بہت جلد آزاد کردوں گا۔'' وہ غصے سے کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

جتنے قدم اس نے کمرے سے باہر نکالنے میں اٹھائے تھے...... اتنی دفعہ اس کا دل زور، زور سے کانپا تھا۔

اس کا دل اس کے بس میں نہیں تھا۔ جس نے اس کے آنے سے پہلے یہ فیصلہ لیا تھا...... کہ وہ اس کے ساتھ نہیں جائے گی...... مگر اب اس کے صرف ان لفظوں سے اس کا دل موم بن کر رہ گیا...... کہ وہ اسے آزاد کردے گا۔

اس کی آنکھیں پھر اس کی منتظر ہونے لگیں۔ وہ منہ میں بڑبڑائی۔

''مجھے آپ سے محبت نہیں...... آپ دنیا کے سب سے ظالم شخص ہیں قاسم...... میں کبھی آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔'' اس نے روتے، روتے اپنے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپالیا تھا۔

پھر اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا...... چھ سال جس اندھیری زندگی میں وہ رہی تھی...... وہ اندھیرا پھر آجائے گا...... اس کے دل سے آواز ابھری...... اور اس نے جھٹ سے اپنے ہاتھ ہٹالیے...... اسے روشنی میں جینا تھا...... اور یہ روشنی اسے صرف اسی کے نام سے مل سکتی تھی...... ہزار انگلیاں جو اس کے وجود پر اٹھتی تھیں اب ان کے جھکنے کا وقت آگیا تھا۔

اس نے اپنے آنسوؤں کو پونچھا...... اور کمرے سے باہر آگئی...... وہ سب لوگ اس کی ماں کے کمرے میں بیٹھے تھے...... قاسم نے شاید انہیں اس کا فیصلہ نہیں سنایا تھا...... جس کی وجہ سے وہ خوش دکھائی دے رہے تھے...... اچانک اس کی ماں نے اسے کمرے سے باہر دیکھا تو وہ اٹھ کر اس کے پاس آئیں۔

''آؤ بیٹی آؤ...... آجاؤ...... دیکھو تو سب لوگ تمہیں تمہارے گھر لے جانے کے لیے آئے ہیں۔''

اس نے اپنی ساس کو سلام کیا...... جنہوں نے پیار سے اسے گلے سے لگایا...... اور شائستگی سے بولیں۔

''میں اپنی بہو کو نہیں...... بلکہ اپنی بیٹی کو واپس لینے آئی ہوں۔''

اس کا دل چیخنے لگا...... سب جھوٹ ہے...... اس ظالم شخص کی وجہ سے سب رشتے تمہارے بن رہے ہیں۔ تمہارا اپنا وجود کچھ نہیں۔ وہ خاموشی سے اس کے پاس جا بیٹھی۔ جو سر جھکائے بیٹھا تھا اور فکر مند دکھائی دے رہا تھا...... قاسم کی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا...... کمرے میں تو مریم نے اسے چھوڑنے کی بات کی تھی پھر اب یہاں...... اس کے ساتھ......

''آپ یہاں سے اکیلے نہیں جائیں گے۔ میں آپ کے ساتھ جاؤں گی۔'' اس نے نہ چاہ کر بھی اس کے کان میں سرگوشی کی...... مریم کے ان لفظوں سے اس کا بجھا چہرہ روشن ہوگیا...... اور وہ پیار سے مریم کو دیکھنے لگا۔

وہ بھی اسے دیکھ کر مسکرائی...... کیونکہ چور نظروں سے اس کی بھابیاں اس کی جیٹھانیاں، دیورانیاں اسے دیکھ رہی تھیں...... جو ہمیشہ کی طرح جل بھن کر رہ گئیں کیونکہ اس کی زندگی سے اندھیرے کے بادل اس ظالم شخص نے پل میں ہی مٹا دیے تھے...... پھر وہ ظالم شخص معافی کا طلب گار ہی تو تھا...... تو اسے معافی دینی ہی پڑی۔

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY